۸؍ نومبر ۱۹۱۲ء

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اَلْحَاقَّةُ۔ مَا الْحَاقَّةُ وَ مَا اَدْرٰیكَ مَا الْحَاقَّةُ۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ۔
(الحاقة:۲تا۵)

اور پھر فرمایا۔

سارا جہان یہاں تک کہ درخت بھی قانون الٰہی کے سب پابند ہیں۔ گائے، بھینس، بیل، بکری وغیرہ کو دیکھو کہ وہ گھاس کو جھٹ پٹ اپنے دانتوں سے کاٹ کر نگل جاتے ہیں۔ پھر آرام سے بیٹھ کر اس کو اپنے پیٹ سے نکال کر چباتے اور پھر نگلتے ہیں اور اسی طرح سے وہ جگالی کرتے ہیں اور اسی طرح آرام کر کے پیشاب اور گوبر کرتے ہیں۔ یہ ان کے ساتھ ایک سنت ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی جانور کھاتا ہی چلا جائے اور جگالی اور آرام وغیرہ بالکل نہ کرے تو وہ بہت جلد ہلاک ہو جائے گا۔

اسی طرح بچوں کی حالت ہے۔ اگر بچہ اور بچے کی ماں کوئی بدپرہیزی کریں تو دونوں کو تکلیف ہوتی

ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھانے کی بجائے روٹی کانوں میں ٹھونسنے لگے تو کیا وہ بچ جائے گا؟ اسی طرح بہت سے قانون ہیں۔ جو ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ جھوٹے جھوٹ بولتے ہیں مگر ایک زمانہ کے بعد اگر وہ کبھی سچ بھی بولیں تب بھی کوئی ان کا اعتبار نہیں کرتا یہاں تک کہ اگر وہ قسمیں کھا کر بھی کوئی بات کہیں تو تب بھی کوئی یقین نہیں کرتا۔ اسی طرح سست آدمی اپنی آبائی جائیداد تک بھی فروخت کر کے کھا جاتا ہے۔

اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ تم جانتے ہو کہ ہونے والی باتیں ہو کر رہتی ہیں۔ اور کس طرح ہو کر رہتی ہیں؟ مثل کی طرح سنو۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ جن لوگوں نے حق کی مخالفت کی‘ ان کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ ثمود قوم نے تکذیب کی۔ اس کا انجام کیا ہوا؟ ہمارے ملک میں سلاطین مغل‘ پٹھان‘ سکھ وغیرہ تھے۔ جب انہوں نے نافرمانی کی تو خدا نے ان کو ٹھونک ٹھونک کر ٹھیک کر دیا۔ پیارو! اگر تم بدی کرو گے تو تم کو بدی کا ضرور نتیجہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ یاد رکھو بدی کے بدلہ میں کچھ سکھ نہیں مل سکتا۔ عاد قوم بڑی زبردست تھی۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ہوا سے تباہ کر دیا۔ سات رات اور آٹھ دن متواتر ہوا چلی۔ سب کا نام و نشان تک اڑا دیا۔ بڑے بڑے عمائد قوم گرے جس طرح کھوکھلا درخت ہوا سے گر جاتا ہے۔ بتاؤ تو سہی اب کہاں ہے رنجیت سنگھ اور ان کی اولاد‘ ان کے بیٹے پوتے اور پڑ پوتے؟ اس کا بیٹا ایک ہوٹل میں ایسی کس مپرسی کی حالت میں مرا کہ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کون تھا؟

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ (الحاقة:10) فرعون اور اس کی بستیوں کو الٹ کر پھینک دیا۔ ایک میرے بڑے دوست شہزادہ تھے۔ وہ بچارے خود کپڑا سی کر گزارہ کیا کرتے تھے۔ اور ایک اور میرے دوست تھے۔ وہ ان کو سینے کے لیے کپڑے لا دیا کرتے تھے اور خود دے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے ہی مجھے کہا کہ تم اس سے کپڑے سلوایا کرو۔ خود دار بھی وہ ایسے تھے کہ کسی کو اس کی خبر تک ہونا گوارا نہیں کرتے تھے۔ خود کبھی کسی سے کپڑا نہیں لیتے تھے اور اس عالم میں بھی ان کی مزاج سے وہ شاہانہ بو دور نہیں ہوئی تھی۔ نخرے رکھا کرتے تھے۔

کوئی اپنے حسن پر مغرور ہے۔ کوئی اپنے علم پر اتراتا ہے۔ کوئی اپنی طب پر اکڑتا ہے۔ حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ جب تک خدا کا فضل نہ ہو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ سچ مچ یہ بات ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ خدا رحم کرے میری ماں پر۔ وہ کہا کرتی تھی کہ جو آگ کھائے گا وہ انگار ہگے گا۔

ثمود نے ہمارے رسولوں کا انکار کیا۔ ہم نے بھی ایسا پکڑا کہ کہیں نہ جانے دیا۔ جانتے ہو کہ نوح کی قوم کو کس طرح غرق کیا؟ تم کو چاہئے تھا کہ اس سے عبرت حاصل کرتے۔ دار السلام میں سولہ لاکھ آدمی

قتل کر دیئے۔ وہ جو بادشاہ تھا اس نے اپنی بیوی کا نام "نسیم سحر" رکھا ہوا تھا۔ جس طرح صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے آدمی کو نیند آتی ہے اسی طرح اس کو اپنی بیوی کی صحبت خوشگوار معلوم ہوتی تھی۔ جب اس "نسیم سحر" کو قتل کیا تو کسی گلی کے کتے ہی چاٹتے تھے۔ کسی نے کفن تک نہ دیا۔ جب بادشاہ نے قید میں پانی مانگا تو فاتح بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ اس کے محل میں سے تمام لعل و جواہرات لوٹ لاؤ۔ وہ وحشی لوگ فوراً گئے اور تمام محل کی آرائش کو لوٹ کھسوٹ کر لے آئے تو اس کے سامنے ایک تھالی میں نہایت قیمتی جواہرات بھر کر بادشاہ بغداد کے سامنے پیش کئے گئے کہ لو! ان کو پیو۔ اور پھر گالی دے کر کہا کہ بد ذات! تو فوج کو تنخواہ نہ دیتا تھا اور تیرے گھر میں اس قدر مال تھا۔ یہ کہہ کر اس کا سر اڑا دیا گیا۔

تم اپنی جان پر رحم کرو۔ یاد رکھو کہ کسی کا حسن نہ کام آئے گا اور نہ کسی کا مال کام آئے گا' نہ جاہ و جلال نہ علم نہ ہنر۔

(بدر حصہ دوم۔ کلام امیر -- ۷ / نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۵۸-۵۹)

☆-☆-☆-☆